

اللہ فی اہل بیٹی اذکر کم اللہ فی اہل بیٹی [صحیح مسلم] و فی لفظ قال فی القرآن ہو جبل اللہ من تمسک بہ کان علی الہدی و من ترکہ کان علی الضلال) ”حضرت زید بن ارقم“ سے روایت ہے کہ بے شک نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: بے شک میں تمہارے درمیان دو دوزخی چیزیں چھوڑ کر جا رہا ہوں ایک اللہ کی کتاب جس میں روشنی اور ہدایت ہے پس اللہ کی کتاب کو حاصل کرو اور مضبوطی سے پکڑو، دوسرے میرے اہل بیت۔ میں تمہیں اپنے اہل بیت کے بارہ میں اللہ کی یاد دلاتا ہوں (یعنی اس کی ناراضگی سے ڈرو) آپؐ نے دوسری دفعہ اسی طرح ارشاد فرمایا اور ایک روایت میں الفاظ اس طرح ہیں کہ قرآن اللہ کی رسی ہے جس نے اسے مضبوطی سے پکڑ لیا وہ ہدایت پر ہوگا اور جس نے اسے چھوڑ دیا وہ گمراہی پر ہوگا۔“

اس عنوان پر کثرت سے احادیث موجود ہیں نیز علم و ایمان سے سرشار صحابہ کرامؓ اور ان کے نقش قدم پر چلنے والے اصحاب علم و عرفان کا اجماع ہے کہ کتاب اللہ اور سنت رسول ﷺ کو مضبوطی سے پکڑا جائے انہیں کے مطابق فیصلے کئے جائیں اور بوقت ضرورت انہیں کو حاکم تسلیم کیا جائے ایسے اجماع کا وجود اس سلسلہ میں مزید احادیث کو ذکر کرنے سے کفایت کرتا ہے۔

اصل ثانی

وہ اصول جن پر تمام علماء امت کا اجماع ہے ان میں سے دوسرا اصل ایسی حدیث رسول ہے جو صحیح سند سے آنحضرت ﷺ سے ثابت ہو۔ آپ ﷺ کے بعد آنے والوں کیلئے ضروری ہے کہ وہ اس بنیادی اصول پر ایمان لائیں، اسے قابل حجت سمجھیں اور دیگر افراد امت کو اس اصول کی تعلیم دیں۔ علماء نے اس سلسلہ میں کتب تالیف کی ہیں اور اپنا نظریہ اصول فقہ و اصول حدیث کی کتابوں میں بھی واضح کیا ہے اور اصل ثانی کے حجت ہونے پر کثرت سے دلائل موجود ہیں جو کہ آپ کے معاصر اور بعد میں آنے والوں کیلئے مشعل راہ ہیں اور اتباع سنت کی طرف راہنمائی کرتے ہیں کیونکہ اگر بالفرض ہم حدیث رسولؐ سے راہنمائی حاصل نہ کریں تو نماز کی رکعات و صفات کیسے جان پائیں روزہ، زکوٰۃ، حج، امر بالمعروف و نہی عن المنکر کی تفصیل کیسے سمجھ سکیں اور اسی طرح معاملات محرمات اور حدود وغیرہ کا مفصل علم کس طرح حاصل کر سکیں۔ اطاعت رسول ﷺ پر دلائل قرآنی مندرجہ ذیل ہیں۔

۱۔ ﴿وَاطِيعُوا اللَّهَ وَالرَّسُولَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ﴾ [آل عمران: ۱۳۲] ”اور اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی فرمانبرداری کرو تا کہ تم پر رحمت کی جائے۔“

۲۔ ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولَى الْأَمْرِ مِنْكُمْ فَإِنْ تَنَازَعْتُمْ فِي شَيْءٍ فَرُدُّوهُ إِلَى اللَّهِ وَالرَّسُولِ إِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ ذَلِكَ خَيْرٌ وَأَحْسَنُ تَأْوِيلًا﴾ [النساء: ۵۹] ”اے ایمان والو! اللہ اور اس کے رسول اور حکومت والوں کی فرمانبرداری کرو جو تم میں سے ہوں پس اگر تم کسی معاملہ میں اختلاف کرو تو اس کو اللہ اور رسول ﷺ کی طرف لوٹاؤ اگر تم اللہ اور آخرت پر ایمان رکھتے ہو۔ یہ تمہارے حق میں بہتر ہے اور اس کا انجام اچھا ہے۔“

۳۔ ﴿مَنْ يَطْعِ الرِّسُولَ فَقَدْ أَطَاعَ اللَّهَ وَمَنْ تَوَلَّى فَمَا أَرْسَلْنَاكَ عَلَيْهِمْ حَفِظًا﴾ [النساء: ۸۰] ”جس نے رسول ﷺ کی فرمانبرداری کی پس بلاشبہ اس نے اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری کی اور جو نہ تسلیم کرے تو ہم نے تجھے ان پر نگہبان مقرر نہیں فرمایا۔“ اور اگر بفرض محال سنت رسول ﷺ کو غیر محفوظ اور ناقابل حجت سمجھا جائے تو کس طرح آپ ﷺ کی اطاعت ممکن ہو سکے اور مختلف فیہ مسائل میں سنت رسول ﷺ کو کیسے حاکم تسلیم کیا جائے گا اور لازم آئے گا کہ اللہ تعالیٰ نے (نعوذ باللہ) ایسے راستے کی راہنمائی کی ہے جس کا کوئی وجود نہیں اور یہ سب سے بڑا جھوٹ، کفر اور اللہ پر بہتان ہے۔

۴۔ ﴿وَأَنْزَلْنَا إِلَيْكَ الذِّكْرَ لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ إِلَيْهِمْ وَلَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُونَ﴾ [النحل: ۴۴] ”اور ہم نے تیری طرف قرآن نازل کیا تاکہ لوگوں کو کھول کر بیان کرے جو ان کی طرف نازل کیا گیا اور تاکہ وہ غور و فکر کریں۔“

۵۔ ﴿وَمَا أَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْكِتَابَ إِلَّا تِبْيَانًا لِمَا اخْتَلَفُوا فِيهِ وَهُدًى وَرَحْمَةً لِقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ﴾ [النحل: ۱۴] ”اور ہمیں اتاری ہم نے تجھ پر یہ کتاب مگر تاکہ تو کھول کر بیان کرے لوگوں کیلئے وہ باتیں جن میں وہ اختلاف کرتے ہیں اور یہ کتاب ہدایت اور رحمت ہے ایماندار، قوم کیلئے۔“ تو کس طرح ممکن ہے اللہ عزوجل خود اپنے محبوب علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذمہ کتاب اللہ کی وضاحت کا ذمہ لگائیں اور پھر سنت رسول ﷺ سے اعراض کیا جائے اور اسے ناقابل حجت سمجھا جائے۔

۶۔ ﴿قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ فَإِنْ تَوَلَّوْا فَإِنَّمَا عَلَيْهِ مَا حُمِّلَ وَعَلَيْكُمْ مَا حُمِّلْتُمْ وَإِنْ تُطِيعُوهُ تَهْتَدُوا وَمَا عَلَى الرَّسُولِ إِلَّا الْبَلَاغُ الْمُبِينُ﴾ [النور: ۵۴] ”کہہ دیجئے! اللہ اور اس کے رسول کی فرمانبرداری کرو پس اگر وہ اعراض کریں تو اس کا بوجھ اس پر اور تمہارا بوجھ تم پر ہے اور تم اس کی اطاعت کرو گے تو ہدایت پاؤ گے اور اللہ کے رسول ﷺ کے ذمہ واضح طور پر حکم الہی کا پہنچا دینا ہے۔“

۷۔ ﴿وَاقِيمُوا الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ﴾ [النور: ۵۶] ”اور

نماز و رستگاری سے ادا کرو اور زکوٰۃ ادا کرو اور رسول ﷺ کی فرمانبرداری کرو تا کہ تم پر رحمت کی جائے۔“

۸۔ ﴿قُلْ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي رَسُولُ اللَّهِ إِلَيْكُمْ جَمِيعًا الَّذِي لَهُ مُلْكُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ يُحْيِي وَيُمِيتُ فَأَمَّا لَكُمْ بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ النَّبِيُّ الْأُمِّيُّ الَّذِي يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَكَلِمَاتِهِ وَاتَّبِعُوهُ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُونَ﴾ [الاعراف: ۱۰۸]

”کہہ دیجئے اے لوگو! میں تم سب کی طرف اللہ تعالیٰ کی طرف سے بھیجا گیا ہوں جس کی آسمانوں و زمین میں بادشاہت ہے۔ نہیں ہے کوئی معبود سوائے اللہ کے، وہ زندہ کرتا ہے اور وہ ہی مارتا ہے پس تم ایمان لاؤ اس پر اور اس امی رسول اور نبی ﷺ پر جو اللہ اور اس کی باتوں پر یقین رکھتا ہے اور اس کی پیروی کرو تا کہ تم ہدایت یافتہ ہو جاؤ۔“ مندرجہ بالا آیات قرآنیہ سے واضح ہوتا ہے کہ ہدایت و رحمت رسول ﷺ کی اتباع میں ہے اور یہ اس وقت تک ممکن نہیں جب تک کہ آپ ﷺ کی سنت پر عمل نہ کر لیا جائے اور اس کو صحیح تسلیم کر کے اس پر اعتماد نہ کر لیا جائے۔

۹۔ ﴿فَلْيَحْذَرِ الَّذِينَ يُخَالِفُونَ عَنْ أَمْرِهِ أَنْ تُصِيبَهُمْ فِتْنَةٌ أَوْ يُصِيبَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ﴾ [النور: ۶۳] ”پس جو لوگ پیغمبر ﷺ کا حکم نہیں مانتے ان کو ڈرنا چاہیے کہ دنیا میں ان پر کوئی مصیبت آن پڑے یا آخرت میں تکلیف کا عذاب پہنچے۔“

۱۰۔ ﴿وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا﴾ [الحشر: ۷] ”اور جو حکم پیغمبر ﷺ تم کو دے تو اس کو لے لو اور جس سے منع کرے اس سے باز رہو۔“

اسی طرح بہت سی آیات ہیں جو پیارے حبیب علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اطاعت اور آپ کے فرامین کی اتباع کو واجب قرار دیتی ہیں بعینہ اسی طرح جس طرح کہ ذکر کردہ گذشتہ دلائل اللہ کی کتاب کی اتباع کو لازم قرار دیتے ہیں اور اسے مضبوطی سے پکڑنے کا حکم دیتے ہیں اور اس کے اوامر و نواہی کو لازم قرار دیتے ہیں۔ معلوم ہوا کہ کتاب و سنت دونوں پر عمل کرنا لازم ہے اور آپس میں ان کا ایسا تعلق ہے کہ ایک کا انکار دوسرے کا انکار ہے اور یہ کفر عین گمراہی اور مخرج ملت ہے۔

آیات قرآنی کی طرح بہت سی احادیث رسول ہیں جو آپ کی اطاعت کو واجب اور معصیت و نافرمانی کو حرام قرار دیتی ہیں آپ کے معاصر ہوں یا قیامت تک آنے والے تمام امت کے افراد سب اس میں

شامل ہیں اس سلسلہ کی چند احادیث ملاحظہ ہوں۔

۱۔ (عن أبی ہریرۃ رضی اللہ عنہ أن النبی صلی اللہ علیہ و سلم قال: من أطاعنی فقد أطاع اللہ و من عصانی فقد عصی اللہ) [متفق علیہ] ”حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے میری اطاعت کی پس بلاشبہ اس نے اللہ عزوجل کی اطاعت کی اور جس نے میری نافرمانی کی پس بلاشبہ اس نے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی۔“

۲۔ (عن أبی ہریرۃ رضی اللہ عنہ أن النبی ﷺ قال: کل امتی یدخلون الجنة الا من أبی قیل یا رسول اللہ! و من یأبی؟ قال: من أطاعنی دخل الجنة و من عصانی فقد أبی) [صحیح بخاری] ”حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: میری ساری امت جنت میں داخل ہو جائے گی سوائے اس شخص کے جس نے جنت میں جانے سے انکار کر دیا تو آپؐ سے پوچھا گیا اے اللہ کے رسولؐ کون انکار کرے گا؟ تو فرمایا: جس نے میری فرمانبرداری کی وہ جنت میں داخل ہو گیا اور جس نے میری نافرمانی کی پس تحقیق اس نے انکار کیا۔“

۳۔ (عن المقدم بن معد یکرب عن رسول اللہ ﷺ قال: ألا انی أوتیت الکتاب و مثله معہ لیوشک رجل شعبان علی أریکتہ یقول علیکم بهذا القرآن فما وجدتم فیہ من حلال فأحلوه و ما وجدتم فیہ من حرام فحرموه) [أخرجہ ابو داؤد و ابن ماجہ بسند صحیح] ”حضرات مقدم بن معد یکربؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: خبردار مجھے قرآن اور اس کی مثل (حدیث) دو چیزیں عطا ہوئی ہیں خبردار ممکن ہے کوئی شکم سیر آدمی تخت نشین ہو کر کہے تمہارے لئے صرف قرآن پر عمل کرنا ضروری ہے پس جو اس میں حلال ہے اسے حلال سمجھو اور جو اس میں حرام کیا گیا ہے اسی ہی کو حرام سمجھو۔“

۴۔ (عن ابن أبی رافع عن ابیہ عن النبی قال لا ألفین أحدکم علی أریکتہ یأتیہ الأمر من امری مما أمرت بہ أو نہیت عنہ فیقول لا ندري ما وجدنا فی کتاب اللہ اتبعناه) [سنن ابی داؤد و ابن ماجہ] ”حضرت ابن ابی رافعؓ اپنے باپ سے اور ابو رافعؓ اللہ کے رسول ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: نہ میں پاؤں تم میں سے کسی کو کہ وہ اپنے تخت پر ٹیک لگائے ہو پھر اس کے پاس میرا کوئی حکم پہنچے یا میں کسی کام سے منع کروں پس وہ کہے کہ ہمیں علم نہیں ہم صرف کتاب اللہ کے احکامات پر عمل کریں گے۔“

۵۔ حضرت امام احمد بن حنبلؒ اپنی سند سے حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ اللہ کے رسول ﷺ

نے ارشاد فرمایا: (مثلی و مثلکم کمثل رجل استوقد ناراً فلما أضاءت ما حولها جعل الفرائش و هذه الدواب الائی يقعن فی النار يقعن فیها و جعل يحجزهن و يغلبنه فيقتحمهن فیها قال فذلک مثلی و مثلکم أنا آخذ بحجزکم عن النار هلم عن النار فتغلبونی و تقتحمونی فیها) ”میری اور تمہاری مثال اس آدمی کی طرح ہے جس نے آگ روشن کی پس جب آگ سے ماحول روشن ہو گیا تو پروانے اور دیگر کیڑے جو آگ میں اکثر گرتے ہیں گرنے لگے اور آگ جلانے والا ان کو روکنے کی کوشش کرتا رہا لیکن وہ انہیں روکنے سے ناکام رہتا ہے فرمایا: بس اس طرح میری اور تمہاری مثال ہے میں تمہیں تمہاری کمر سے پکڑ کر آگ سے دور کرنا چاہتا ہوں کہ کہیں آگ میں نہ گر جاؤ لیکن تم بھی مجھے بے بس کرنا چاہتے ہو اور آگ میں داخل ہونا چاہتے ہو۔“

۶۔ (عن الحسن بن جابر قال سمعت المقدم بن معدیکرب رضی اللہ عنہ یقول، حرم رسول اللہ ﷺ اشیاء یوم خیبر ثم قال یوشک أحدکم أن یکذبنی و هو متکئی یحدث بشئی فیقول بینا و بینکم کتاب اللہ فما وجدنا فیہ من حلال استحللنا ما وجدنا فیہ من حرام حرمانہ الا ان ما حرم رسول اللہ مثل ما حرم اللہ) [حاکم، ترمذی وابن ماجہ، سند صحیح]

”حسن بن جابر فرماتے ہیں میں نے مقدم بن معد کربؓ سے کہتے ہوئے سنا، اللہ کے رسول ﷺ نے کچھ چیزیں خیبر کے دن تم پر حرام فرمائیں پھر فرمایا: ممکن ہے تم سے کوئی مجھے جھٹلائے اس طرح کہ وہ اپنی مسند پر ٹیک لگائے بیٹھا ہو پھر اس کو میری حدیث سنائی جائے اور وہ کہے کہ ہمارے اور تمہارے درمیان صرف کتاب اللہ ہی کافی ہے، پس جو اس میں حلال ہے اس کو ہم حلال سمجھیں گے اور جو اس میں حرام کیا گیا اس کو حرام سمجھیں گے۔ خبردار! جو چیز رسول اللہ ﷺ نے حرام قرار دی وہ ایسے ہی ہے جیسے اللہ نے حرام قرار دی۔“ اور یہ بات تو اتر سے ثابت ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ اپنے صحابہؓ کو دوران وعظ وخطبہ فرمایا کرتے تھے کہ ہر حاضر سننے والا غائب تک میرا پیغام پہنچا دے اور فرماتے ”رب مبلغ أوعی من سامع“ بعض بالواسطہ سننے والے بلا واسطہ سننے والوں سے زیادہ یاد کرنے والے ہوتے ہیں (یعنی عمل کرنے والا) اور ایسے ہی الفاظ صحیحین میں وارد ہوئے ہیں کہ (ان النبی ﷺ لما خطب الناس فی حجة الوداع فی یوم عرفة و فی یوم النحر قال لهم: فلیبلغ الشاهد الغائب، فرب من يبلغ أوعی له ممن سمعه) ”بے شک رسول اللہ ﷺ نے حجۃ الوداع کے موقع پر عرفہ اور قربانی کے دن خطبہ ارشاد فرماتے ہوئے فرمایا: جو حاضر ہے وہ غیر حاضر تک میری بات پہنچا